بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ جمعرات ۸ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۱۸ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۱۸ اگست ۱۹۸۳ء نمبر ۱۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت اور شعائر اللہ وجود کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ شافی مطلق خدا اپنے فضل سے موصوفہ کو صحت یابی عطا کرے آمین

سرزمین امریکہ میں اسلام کے پودے کی اپنے خون سے آبیاری کرنیوالے پہلے

شہیدِ احمدیت

محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور قبر پر دعا کرائی

ہزاروں کی تعداد میں اہل ربوہ اور اطراف و جوانب سے آئے ہوئے احمدی احباب کی نماز جنازہ و تدفین میں شرکت

ربوہ ۱۶ ظہور/اگست۔ سرزمین امریکہ کو اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے والے پہلے شہید احمدیت، جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل جنرل سیکرٹری اور نہایت مخلص فدائی خادم احمدیت محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو آج یہاں مرکزی سلسلہ میں قبرستان بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کو ۸ اور ۹ اگست کی درمیانی رات امریکہ کے وقت کے مطابق قریباً ۹ بجے مشی گن ریاست کے مرکزی شہر ڈیٹرائٹ میں ایک سیاہ فام دہشت پسند اجرتی قاتل نے ان کے گھر پر گولی مار کر شہید کر دیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شہید مرحوم کی نماز جنازہ مسجد مبارک ربوہ میں آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ اہل ربوہ اور اطراف و جوانب سے آئے ہوئے ہزاروں احباب جماعت نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اس کے بعد سب احباب نے بڑے نظم و ضبط اور وقار سے قطاریں بنا کر شہید مرحوم کا آخری دیدار کیا۔ جس کے بعد جنازہ قبرستان عام میں لے جایا گیا جہاں پر تدفین عمل میں آئی۔ قبر کی تیاری کے آخری مرحلے میں ۶ بجنے میں دس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے۔ لحد میں مٹی ڈالی اور قبر تیار ہونے پر ۶ بجے اجتماعی دعا کرائی۔

شہادت کی تفاصیل:

محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ریاست مشی گن کے شہر ڈیٹرائٹ کے ہسپتال WAYNE COUNTY GENERAL HOSPITAL میں بطور ڈائرکٹر شعبہ ANAESTHISIA میں کام کر رہے تھے۔ وقوعہ کی رات ایک سیاہ فام شخص ان کے گھر ان سے ملنے آیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب جو داعی الی اللہ بننے کے جذبہ سے سرشار تھے اس شخص کو تبلیغ کرتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس جانے لگا تو اسے الوداع کہنے کے لئے گھر سے باہر تک اس کے ساتھ آئے۔ اس شخص کو الوداع کہہ کر واپس مڑے تو اس شخص نے پیچھے سے فائر کر کے ڈاکٹر صاحب موصوف کو شہید کر دیا۔

مرحوم کا جسد خاکی اگلے روز ۱۱ اگست کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈیٹرائٹ سے نیویارک لایا گیا۔ جس کے بعد پاکستان لانے کے انتظامات کئے گئے چنانچہ نیویارک کے کینیڈی ایئرپورٹ سے مرحوم کا جسد خاکی جو نہایت مضبوط تابوت میں رکھا ہوا تھا۔ ۱۴ اگست کو صبح چھ بجے بذریعہ طیارہ روانہ کیا گیا۔ اور ۱۵ اگست کو ۲ بجے رات کراچی پہنچا۔ شہید مرحوم کے ہم زلف مکرم عبدالحکیم ناصر صاحب نیویارک سے جنازہ کے ہمراہ آئے۔ مرحوم کا جنازہ کراچی سے لاہور اور پھر شہید مرحوم کے آبائی گاؤں چونڈہ ضلع سیالکوٹ لے جایا گیا۔ جہاں ۱۶ اگست کو بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ چونڈہ سے آج ۲½ بجے دن جنازہ ربوہ پہنچا۔ احباب ربوہ کو نماز جنازہ کی اطلاع دی جا چکی تھی۔ چنانچہ بہت بڑی تعداد میں اہل ربوہ جنازہ اور

(باقی ص ۲ پر)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ اگست ہفتہ کے روز سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

● میں ان دنوں دورانِ سر اور گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہوں۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمود احمد خوشنویس۔ الفضل ربوہ)

امریکہ میں نئے مشنز اور مساجد کا منصوبہ

احباب امریکہ کا والہانہ لبیک

وعدے قریباً دو کروڑ روپے کے ہو گئے

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ادھر مرکز سے امام وقت کی کوئی آواز اٹھتی ہے اور ادھر احباب جماعت ابراہیمی طیور کی مانند فوراً لبیک کہنے کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کو تحریک فرمائی کہ آئندہ چار پانچ سال کے اندر اندر پانچ اہم جگہوں پر نئے مشن ہاؤسز اور مساجد تعمیر کریں۔ چنانچہ ابھی اس تحریک کو جاری ہوئے آٹھ ماہ کا عرصہ ہی ہوا ہے کہ ۲۱ جولائی کی رپورٹ کے مطابق وعدے ۱۴,۸۲,۲۶۴ ڈالرز کے یعنی (۱,۹۶,۳۹,۹۹۰ روپے) کے اور ۵ لاکھ ڈالر کی زمین کے عطیہ کے علاوہ نقد وصولی ۱,۶۷,۰۰۰ ڈالرز یعنی ۲۲,۱۲,۷۵۰ روپے ہو گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین امریکہ کے جان و مال اور اخلاص میں بیحد برکت ڈالے۔ جملہ وعدہ کنندگان کو جلد از جلد ادائیگی کی توفیق عطا کرے تا بہت جلد اس منصوبہ کے مطابق نئے مشنز کا قیام عمل میں آسکے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

۱۸ ظہور ۱۳۶۲ ہش

ہلاکت کی نوبت لانے والے مصائب سے نجات کی راہ

یہ دنیا دار الابتلاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس میں انسان کے لئے راحت کے سامان پیدا کئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی مصائب کا سلسلہ بھی لگا ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ راحت کے سامانوں سے استفادہ کرتے وقت انسان بسا اوقات خدا سے غافل ہو کر راحت کی زندگی گزارنے کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس طرح روحانی ہلاکت کی طرف قدم مارنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے روحانی موت سے بچانے کے لئے اس پر بعض ایسے ابتلاء لاتا ہے جو بظاہر اسے جسمانی ہلاکت کے قریب کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان ابتلاؤں کی وجہ سے جو اضطراب اسے لاحق ہوتا ہے وہ اسے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اس سے مدد مانگنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کی اضطراب بھری دعاؤں کو قبول کر کے ان ابتلاؤں سے مخلصی کی راہ پیدا کر دیتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے انسان کو جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی موت سے بھی نجات میسر آجاتی ہے۔

قبولیت دعا کا راز ہی یہ ہے کہ قبل اس کے کہ مصائب کی یلغار انسان کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلے وہ خود خدا تعالیٰ کی جناب میں اپنے اوپر فنا وارد کر کے اس کے حضور جھکے اور اس سے ابتلاؤں کے دور ہونے کے لئے دعا کرے۔ ایسے فانی فی اللہ اور مضطر کی دعا جناب الٰہی میں ضرور قبولیت کا درجہ پاتی ہے اور وہ قادر مطلق ایسے اسباب پیدا کرتا ہے۔ جس سے ہلاکت کی نوبت پہنچانے والے ابتلاء دیکھتے ہی دیکھتے دور ہو جاتے ہیں۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) کون کسی بیکس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (یعنی خدا) سے دعا کرتا ہے اور وہ (خدا) اس کی دعا کو قبول کر کے) اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ انسان اگر ہلاکت آفرین مصائب سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود فنا کا چولہ پہن کر خدا کی جناب میں گرے اور اس سے استمداد کا طالب ہو۔ برضا و رغبت اختیار کی جانیوالی یہ فنا مادی اور روحانی فنا سے نجات کا حتمی اور یقینی ذریعہ ہے اور یہی قبولیت دعا کا اصل راز ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قبولیت دعا کے اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

انّ حقیقة الدعاء الاقبال علی اللّٰہ بجمیع الھمّة والصّدق والصّبر لدفع الضّرّاء۔ وانّ اولیاء اللّٰہ اذا توجھوا الیٰ ربّھم لدفع موذٍ بالتضرّع والابتھال جرت عادة اللّٰہ انّہ یسمع دُعاءھم ولو بعد حین او فی الحال وَ توجھت العنایة الصمدیة لیدفع ما نزل بھم من البلاء و الوبال بعد ما اقبلوا علی اللّٰہ کل الاقبال۔ وانّ اعظم الکرامات استجابة الدعوات عند حلول الآفات

..... (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۸)

ترجمہ:۔ دعا کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی تمام ہمت اور صدق اور صبر کے ساتھ خدا کے حضور میں آئے کہ وہ تکلیف کو دور فرمائے اور اولیاء اللہ جب تضرّع اور زاری سے اپنے رب کے حضور میں کسی تکلیف کے دور ہونے کے لئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ وہ ان کی دعا کو سنتا ہے خواہ کچھ دیر بعد یا جلد۔ اور اس صمد کی عنایت اس بلاء اور مصیبت کے دور کرنے کے لئے توجہ فرماتی ہے۔ جب وہ پوری ہمت سے اس کی طرف جاتے ہیں اور دراصل بڑی کرامت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مصیبتوں کے وقت میں دعاؤں کو قبول فرمائے

مصیبت اور بلاء کے وقت میں تمام ہمت اور صدق اور صبر کے ساتھ خدا کے حضور میں جانے اور کمال تضرع اور زاری سے اس مصیبت اور بلاء کے دور ہونے کے لئے دعا کرنے سے مراد یہی ہے کہ انسان اپنے اوپر فنا وارد کر کے اس کے حضور میں حاضر ہو اور اسے مصیبت کے دور ہونے کے لئے پکارے۔ حقیقی مضطر جس کی دعا خدا تعالیٰ ضرور قبول کرتا ہے وہی ہوتا ہے جو اپنے اوپر فنا وارد کر کے اس کے حضور میں حاضر ہوتا ہے اور اس سے اعانت کا طلب گار ہوتا ہے۔

قبولیت دعا کا اصل راز یہی ہے کہ انسان اپنے اوپر فنا وارد کر کے حقیقی مضطر کے طور پر اس کی جناب میں حاضر ہو اور اسے اپنی مدد کے لئے پکارے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

انّ اللّٰہ جعل بعض الاشیاء معلّقاً ببعضھا من القدیم وکذالک علّق قدرہ بدعوة المضطر الالیم فمن تمحض مُھَرْوِلًا الیٰ حضرة العزة بعبرات متحدّرة ودموع جاریة من المقلة وقلب یضجر کانّہ وضع علی الجمرة تحرک لہ موج القبول من الحضرة ونجی من کرب بلغ امرہ الی الھلکة بید انّ ھذا المقام لا یحصل الّا لمن فنیٰ فی اللّٰہ واٰثر الحبیب العلام وترک کلما یشابہ الاصنام ولبّیٰ نداء القرآن وحضر حریم السلطان واطاع المولیٰ حتّیٰ فنیٰ ونھی النفس عن الھویٰ۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۸)

ترجمہ:۔ شروع ہی سے اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو بعض سے وابستہ کیا ہے اور اسی طرح اضطرار اور تکلیف کی حالت میں کی ہوئی دعا کے ساتھ قضا و قدر کو وابستہ فرمایا ہے۔ پس جب کوئی شخص جلدی سے بھاگ کر رب العزۃ کی بارگاہ میں بہتے ہوئے آنسوؤں اور دردمند دل کے ساتھ جاتا ہے۔ گویا کہ وہ انگاروں پر رکھا ہوا ہے تو اس کی عالی بارگاہ سے قبولیت کی موج حرکت میں آتی ہے اور وہ اس مصیبت سے نجات پاتا ہے جو اسے ہلاکت تک پہنچا دیتی ہے۔ لیکن یہ مقام اسی کو حاصل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے اور اس محبوب کو سب پر مقدم کر لیتا ہے اور بتوں سے مشابہ ہر چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور قرآن کی آواز کی پیروی کرتا ہے اور اسی بادشاہ حقیقی کی حفاظت گاہ میں داخل ہو جاتا ہے اور اسی کی اطاعت اس حد تک اختیار کرتا ہے کہ اسی میں فنا ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے باز رکھتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہلاکت کی نوبت لانے والے مصائب سے نجات کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان خود اپنے پر فنا وارد کر کے اس قادر مطلق کی بارگاہ میں جھکے جو نئے اسباب پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ وہ ایسے فانی فی اللہ مضطر

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحّ الکتب بعد کتاب اللہ ــــ البخاری

صحیح بخاری کا مقام دنیائے حدیث میں

"صحیح بخاری امام صاحب کے وقت میں تالیف ہوتی تو امام اعظم صاحب اس کو آنکھ پر رکھ لیتے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نوٹ :- محدثین اور صحاح ستہ کے سلسلے کا یہ دوسرا مضمون ہے جو صرف صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ پر مشتمل ہے۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب ۔ استاذ الجامعہ ربوہ

صحیح بخاری ــ سید المحدثین حضرت محمد بن اسماعیل البخاریؒ کی کتاب ہے۔ اس کتاب کو خدا تعالیٰ نے اتنی قبولیت عطا فرمائی کہ آج یہ کلام پاک کے بعد اسلامی کتب میں صحیح ترین اور مستند ترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اور ساری امت مسلمہ صحیح بخاری کی اس حیثیت اور اس کے اس مرتبہ کو مانتی ہے اور یہی وہ کتاب ہے جو اپنے مصنف کو حیات جاودانی عطا کر گئی ہے۔ چنانچہ امت مسلمہ کے بعض بزرگوں نے خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جس میں آپؐ نے صحیح بخاری کو "ہماری کتاب" کہہ کر یاد فرمایا اور اس کا درس دینے کی تلقین فرمائی۔

اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ساتھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بزرگ اور جید عالم حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ

"بخاری کبھی فوت نہ ہوگا۔"

یہ رؤیا بھی صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ پر دلالت کرتی ہے

اس رؤیا سے صحیح بخاری اور اس کے بلند پایہ مصنف کا مقام بخوبی واضح ہو جاتا ہے گویا یہ کتاب ہمیشہ قبول عام کا درجہ پاتی رہے گی اور اس کا مصنف امت میں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے بطور محسن دیکھا جاتا رہے گا۔

سبب تالیف :-

حضرت امام بخاریؒ نے جب یہ دیکھا کہ آپ کے عصر و عہد میں جتنی بھی کتب حدیث مرتب ہوئی ہیں ان میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی احادیث پائی جاتی ہیں اور ان کا پڑھنے والا صحیح و سقیم کا فرق و امتیاز نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں بہت سے جھوٹے لوگوں نے من گھڑت روایات بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنی شروع کر دی ہیں تو اس زمانہ میں احادیث کی چھان پھٹک اور صحیح احادیث کی جمع و تدوین کی اشد ضرورت پیدا ہوئی۔ ایسے وقت میں حضرت امام بخاریؒ نے ان کتب کے ایسے نقائص کو دور کرنے کے لئے ارادہ کیا کہ میں صرف صحیح احادیث کو جمع کروں گا کہ جن کی صحت پر کسی کو کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف کا بیڑہ اٹھا لیا۔

اسی طرح تالیف صحیح کا دوسرا سبب امام اسحٰق بن راہویہ کی وہ فرمائش بھی جو انہوں نے امام بخاریؒ سے کی تھی۔ امام ابراہیم بن معقل نسفی کہتے ہیں کہ امام بخاری نے بیان کیا۔ ہم لوگ ایک روز امام اسحٰق بن راہویہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا :-

"لو جمعتم کتاباً مختصراً لسنن النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

کاش نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثوں سے ایک مختصر کتاب تم جمع کرتے۔

امام بخاری کہتے ہیں :- وقع ذالک فی قلبی۔ میرے جی میں یہ بات بیٹھ گئی اور آگ پر تیل کا کام دے گئی۔ میں نے اس وقت سے جامع صحیح کی تدوین شروع کر دی۔

اور تیسری وجہ تالیف صحیح کی یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ کے پاس کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے جس سے میں آپ کے چہرہ مبارک سے مکھیوں کو ہٹا رہا ہوں ــ فرماتے ہیں کہ بیدار ہونے پر میں نے معبرین سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جن جھوٹی حدیثوں کو منسوب کیا جاتا ہے تم ان کی قلعی کھولو گے اور ساری ایسی آلائشوں سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پاک و صاف کرو گے۔

(مقدمہ فتح الباری صہ ۵ و تاریخ بغداد جلد اول صہ ۸)

چنانچہ اس مبارک خواب نے امام المحدثین کے شوق کو دو بالا کر دیا اور آپ جامع صحیح کی تالیف میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور جیسا آپ نے دیکھا تھا۔ پورا ہوا اور آپ نے جھوٹی حدیثوں کی قسم کی سب مکھیوں کو، جو آپ کے زمانہ میں اسلام کے ارد گرد بھنبھنا رہی تھیں دور ہٹا دیا اور اسلام کی سچی اور اصلی و حقیقی تصویر رہتی دنیا تک کے لئے لوگوں کے سامنے پیش کر دی۔

ایک اور تیسری وجہ تالیف صحیح کی یہ ہوئی کہ اس سے پہلی کتب کا واحد مقصد یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح احادیث کو محفوظ کر کے ضائع ہونے سے بچا لیا جائے۔ چنانچہ احادیث کو صرف محفوظ اور یکجا کرنے کی طرف تو مؤلفین کی توجہ رہی مگر احادیث رسولؐ کے گلدستوں کو مضامین کی مناسبت سے یکجا کرنے کی طرف توجہ نہ ہوئی جس کے نتیجہ میں ایک موضوع سے متعلق احادیث بھی یکجا نہیں مل سکتی تھیں۔ اس کمی کو بھی امام صاحب نے اس کتاب کی تالیف کے ذریعہ سے دور فرمایا۔

علاوہ ازیں حدیث کے بعض راویوں نے فقہ الحدیث سے صرف نظر کر کے صرف اور صرف حفظ اور روایت پر ہی اکتفا کر لیا تھا نتیجۃً لوگ دلائل و براہین کے ذریعہ سے اہل بدعت اور گمراہ فرقوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھے یہ خامی بھی امام بخاری نے دور کی اور اس طرح سے آپ نے یہ نہایت عمدہ کتاب تالیف فرمائی جس کا انداز بیان اچھوتا، نرالا اور دلوں میں کھب جانے والا ہے اور یوں آپ نے لوگوں کو دلائل و براہین کا ایک سیل رواں عطا کر دیا۔ جس کی ایک مثال بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس سے امام بخاری کے اسلوب بیان پر بھی روشنی پڑے گی اور بے اختیار آپ کے ذہن رسا کو داد دینے کو جی چاہے گا۔ آپ نے قرآن پاک کی آیت "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ..... الخ" میں لفظ مُتَوَفِّیْکَ کے معنی ممیتک بیان فرما کر ہمیشہ ہمیش کے لئے وفات مسیح کا مسئلہ حل فرما دیا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"بخاری والے نے وفات مسیح پر زبردست دلائل پیش کئے ہیں۔ متوفیک کے معنی ممیتک کے لکھے ہیں۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ بطور تظاہر آیات وفات مسیح کے لئے آیت فلما توفیتنی کو پیش کیا اور وہ حدیث لکھی جس میں نبی علیہ السلام نے اپنے متعلق آیت فلما توفیتنی فرمائی اور اس میں توفیتنی کے معنی وفات کے ظاہر فرمائے۔" (ملفوظات جلد ۷ صہ ۱۷۱)

عنوان تالیف :-

صحیح بخاری کی تالیف میں امام بخاریؒ کا مقصود و مطلوب ان احادیث کو منتخب اور جمع کرنا تھا جن کے راوی قابل اعتبار ہوں اور جن کے متن ہر قسم کے نقائص سے پاک ہوں اور جن کی صحت اور ہر قسم کے سقم سے مبرا ہونے پر محدثین عظام کا اتفاق ہو چکا ہو۔ اسی وجہ سے آپ نے اپنی تالیف کا نام

"الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول اللہ و سننہ وایامہ"

رکھا۔ جو ہمارے ہاں صحیح بخاری کے مختصر نام سے معروف ہے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری کے اس عنوان کی وضاحت بھی کتب حدیث کی مختلف اقسام کے اعتبار سے کر دی جائے۔ چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ اپنی کتاب "عجالۂ نافع" میں تحریر فرماتے ہیں :-

-• الجامع ــ وہ کتاب جس میں مقررہ آٹھ قسم کی حدیثیں ہوں یعنی عقائد، احکام تفسیر آداب و سیر اور فضائل و مناقب وغیرہ۔ جامع میں صحیح حدیثوں کا التزام ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی ساری صحیح میں اس طریق کو روا رکھا ہے۔

(• ۔ الصحیح جس کی تمام احادیث صحیح ہوں اگر کوئی معلل یا شاذ روایت آ گئی ہو تو اس کا ضمناً ذکر ہو۔ ناقل)

-• مسند :- اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو بترتیب صحابہ جمع کیا گیا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی باعتبار حروف تہجی، بلحاظ سبقت اسلام باعتبار شرافتِ نسبی۔

۔۔ سنن :۔ وہ کتاب ہے جس میں احادیث احکام ہوں اور فقہی طرز پر اس کے ابواب ہوں۔

(فوائد جامعہ بر عجالۂ نافع صفحہ ۴۷ تا ۴۹ و معارف السنن شرح ترمذی ج ۱ صفحہ ۱۸)

لیکن یہاں سنن سے مراد حضور اکرمؐ کے اقوال و افعال و احوال ہیں اور ایامہ سے مراد آپ کی زندگی کے وہ واقعات ہیں جن کا دور جاہلیت سے تعلق ہے مگر امام موصوف نے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ ناقل)

بہر حال اس ساری بحث کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ صحیح بخاری کے عالی مقام مصنف نے جن باتوں کا التزام اپنی صحیح میں کیا۔ انہی کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کا نام بھی رکھا۔ تاکہ ہر زمانہ میں یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہو کر لوگوں کی ہدایت کا سامان بہم پہنچاتی رہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ مؤلف نے پوری کتاب میں صحت کا التزام رکھا جو اس کے نام سے ظاہر ہے۔

(مقدمہ فتح الباری شرح بخاری صفحہ ۵)

۔: سن تالیف :۔

معین طور پر تو اس کا علم نہیں ہوتا کہ امام بخاریؒ نے اس کتاب کی تصنیف کا آغاز کب کیا اور کس سن میں اس سے فارغ ہوئے تاہم اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ تصنیف صحیح کے کام سے فارغ ہونے پر آپ نے اسے اپنے شیوخ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ امام علی بن المدینی متوفی ۲۳۴ھ اور امام یحییٰ بن معین متوفی ۲۳۳ھ کی خدمت میں پیش کیا۔ امام یحییٰ بن معین کا سن وفات ۲۳۳ھ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام موصوف ۲۳۳ھ سے قبل تالیف صحیح کے کام سے فارغ ہو چکے تھے۔ البتہ آپ اس میں بعد میں اضافے بھی فرماتے رہے۔ (لامع الدراری صفحہ ۲۷)

یہ کتاب حضرت امام بخاریؒ نے سولہ سال میں مکمل کی۔ اس بارہ میں آپ خود فرماتے ہیں کہ۔ "صنّفت کتابی الصحیح فی ست عشرۃ سنۃ" یعنی میں نے اپنی کتاب جامع صحیح ۱۶ سال میں تصنیف کی (وفیات الاعیان ج ۲ صفحہ ۳۳۵)

امام موصوف کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اس کی تصنیف کا کام ۲۱۷ھ میں شروع کیا ہوگا۔ جبکہ آپ کی عمر ۲۳ برس تھی۔

(لامع الدراری صفحہ ۲۶)

۔: کیفیت تالیف :۔

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کی تالیف میں یہ طریق اختیار فرمایا ہے کہ متن میں تو احادیث صحیحہ ہیں اور عناوین باب میں عقائد و احکام اور مسائل شرعیہ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کبھی آیات قرآنیہ کے ذریعہ سے کیا ہے تو کبھی تعلیقات (بغیر سند کے احادیث) اور متابعات (تائیدی احادیث) کے ذریعہ سے کیا ہے۔ اور یوں آپ نے کئی قسم کے انداز اختیار کر کے اپنی جامع میں صحیح احادیث کو اور صحیح علم فقہ کو اور صحیح علم کلام کو نکھار کر پیش فرما دیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہی تین باتیں ہیں جو صحیح بخاری کا اصل موضوع ہیں یعنی صحیح احادیث، صحیح علم فقہ اور صحیح علم کلام اور انہی کو بطریق احسن واضح کرنے کے لئے آپ نے اپنی کتاب کی تیاری میں بے انتہا اہتمام فرمایا۔

تالیف صحیح میں اہتمام

امام بخاریؒ نے سولہ برس کی محنت شاقہ سے ملک ملک کی خاک چھان کر گوشہ گوشہ سے احادیث صحیحہ کے جو انمول جواہر ریزے چنے تھے۔ ان میں سے بھی بکمال تحقیق و تدقیق بالکل صحیح احادیث کا انتخاب اپنی صحیح میں جمع کر دیا۔ چنانچہ اس غرض کے لیے آپ نے اسے ۳ بار تصنیف کیا۔ آپ خود فرماتے ہیں "قد صنفت کتابی ثلاث مرات" کہ میں نے اپنی کتاب کو ۳ بار تصنیف کیا۔ ملا علی قاری نے اس کی وضاحت بایں الفاظ فرمائی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کتاب کی تنقیح و تہذیب تین بار فرمائی۔

(مرقاۃ المفاتیح ج ۱ صفحہ ۱۲)

* امام بخاریؒ کا اپنا بیان ہے کہ "میں نے "الجامع الصحیح" کو مسجد حرام میں تصنیف کیا اور ہر حدیث کو کتاب میں درج کرنے سے میں پہلے استخارہ کرتا جب اس کی صحت پر پوری طرح انشراح ہو جاتا تو تب اس حدیث کو کتاب میں جگہ دیتا۔"

(ارشاد الساری جلد اول صفحہ ۲۰)

* ابو الہیثم کشمیہنی کہتے ہیں کہ میں نے امام فربری سے سنا کہ امام بخاریؒ نے مجھے بتایا کہ میں نے الجامع الصحیح میں اس وقت کوئی حدیث داخل نہیں جب تک غسل کر کے دو رکعت نماز ادا نہ کر لی (تاریخ بغداد ج ۲ صفحہ ۹)

* علامہ عبداللہ بن عدی اپنے شیوخ کی ایک جماعت سے نقل کرتے ہیں کہ امام بخاری نے الجامع الصحیح کے تراجم الواب کو حجرۂ نبوی اور منبر کے درمیان میں بیٹھ لکھا۔ آپ ہر ترجمۃ الباب کو دو رکعت نماز پڑھ کر صاف کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۲ صفحہ ۹)

ان واقعات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امام بخاری فی کل حین و آن "الجامع الصحیح"

(باقی صفحہ ۵ پر)

"اے وطن تیری آنکھوں کے تارے ہیں ہم"

اے وطن اے ہمارے مہکتے چمن ! — تازگی بخش ہے تیرا ہر بانکپن،
تیرا ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر نگر — لاجرم چاند تاروں کا ہے اک گگن
للہ الحمد سب رشکِ فردوس ہیں — یہ تیرے کھیت، کہسار، گلزار و بن
تو شہیدانِ اسلام کی ہے زمیں — صوفیوں اولیاؤں کا پیارا وطن
سینکڑوں اللہ والوں کا تو گھر بنا — معرفت کے لگائے جنہوں نے چمن
اہلِ توحید نے سب ترے بُت کدے — ڈھیر کر ڈالے مٹی کے، مثلِ دِمن
گود میں تو نے برسوں کھلایا ہمیں — ہم نے سیکھے ہیں تجھ سے وفا کے چلن
کتنے لگتے ہیں سُندر مہکتے ہوئے — تیرے سرو سمن لالہ و نسترن
تجھ پہ آنے نہ دیں گے کوئی آنچ ہم — تجھ پہ قرباں ہمارے زر و مال و تن
ہم دُکھی ہیں۔ یہ تیری حفاظت کو ہم — ہر گھڑی باندھے بیٹھے ہیں سر پر کفن
تیری خاطر جہاں سے بھی لڑ جائینگے — زندگی ہے ہماری اگرچہ کٹھن
فرض دینی ہے، تجھ سے کریں پیار ہم — تیرے کانٹوں کی بھی ہے گوارا چبھن
تو ہے اسلام کا ایک حصنِ حصیں — ہے نبیؐ کی بدولت تری سب پھبن
تیری جانب سے جب آئی ٹھنڈی ہوا — ہو گئی تھی انہیں تجھ سے بے حد لگن
پیشگوئی یہ فرمائی تھی آپ نے — ہوگا مہدیٔ برحق کا تو ہی وطن
شکر للہ کہ بعثت سے ان کی یہاں — ہو گئے ٹھیک لاکھوں دلوں کے چلن
کر رہی ہے درخشاں ہر اک قوم کو — آفتابِ نبیؐ کی یہی اک کرن
اے وطن! دین کا آج مرکز ہے تو — تجھ میں راشد خلیفہ ہے جلوہ فگن
اب لوا شاہِ بطحاؐ کا لہرائے گا — بستی بستی بصد شان و اعزاز و فن
دینِ اسلام پہ کر رہے ہیں فدا — احمدی اپنا مال اپنا من اپنا دھن
اے وطن تیری آنکھوں کے تارے ہیں ہم — تو ہے پیارا ہمیں تیرے پیارے ہیں ہم

تجھ کو اللہ اپنی اماں میں رکھے
شاد و آباد و خرّم جہاں میں رکھے (آمین)

محمد صدیق امرتسری ایم اے۔ سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر جذبۂ خدمتِ خلق سے عید الفطر منانے کی روداد

(۷)

نانی اماں سب لوگوں پر بازی لے گئیں

فیصل آباد سے ایک دوست جنہوں نے عید ربوہ میں کی۔ اپنی محترمہ نانی اماں صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عید الفطر منانے کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں۔

بعض لوگ اپنے پیارے امام کی خواہش پر اس قدر تیزی سے لبیک کہتے ہیں کہ دوسرے ابھی تیاری کر رہے ہوتے ہیں اور یہ بازی لے جاتے ہیں۔ میری محترمہ نانی اماں صاحبہ کی مثال ایسی ہی ہے۔ ہم گھر سے عید پڑھ کر ابھی واپس ہی پہنچے تھے اور یہ ذکر ہو رہا تھا کہ حضور کے فرمان پر کس طرح عمل کیا جائے کہ دروازے سے نانی اماں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئیں:۔

"الحمد للہ! الحمد للہ!! الحمد للہ خدا کا شکر ہے میں نے عید کے بعد سب سے پہلے اپنے آقا کا فرمان پورا کیا۔ عید کے فوراً بعد ایک دوکان سے ٹافیوں کے دو پیکٹ خریدے اور یہ پیکٹ اور جتنی رقم پاس تھی وہ بطور عیدی گھر آتے ہوئے غرباء میں تقسیم کرآئی ہوں۔"

میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ کہہ رہی تھیں۔ اے خدا میرے آقا کو لمبی عمر اور صحت والی زندگی عطا فرما (آمین) خدایا تو نے ہمیں کیسا پیارا خلیفہ دیا ہے جس نے ہمیں نیکیوں کے کتنے نئے ڈھنگ سکھا دیئے ہیں!

اسی گھر کی ایک بچی نے مزید لکھا ہے کہ نانی اماں کے اس طرح نیکی میں بازی لے جانے پر ہم سب کو بھی جوش آیا۔ فوراً سب گھر والوں نے پیسے جمع کئے اور قریباً ایک ہزار روپیہ جمع کر کے اس کے پھل مٹھائی وغیرہ خریدے اور نکل کھڑے ہوئے۔ ہم میں سے کسی کو اپنے کھانے پینے کا ہوش نہ تھا بس ایک ہی لگن تھی کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جلد از جلد غریبوں کے گھروں میں عید کی مبارک اور تحائف پہنچا دیئے جائیں۔

چنانچہ یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا رات کو فارغ ہوئے تو تھکن کے مارے جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔ مگر دلوں میں ایسی سرشاری اور خوشی طاری تھی کہ یوں محسوس ہوا کہ آج پہلی مرتبہ پتہ چلا ہے کہ حقیقی خوشی کسے کہتے ہیں۔

اللہ سب کو ایسی عیدیں منانے کی توفیق دے۔ آمین!

کراچی سے ایک دوست لکھتے ہیں:۔

حضور کا ارشاد موصول ہوتے ہی میں اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے چپڑاسی کے گھر پہنچا۔ وہ شخص چند دن قبل ایک حادثے میں سخت زخمی ہو چکا تھا۔ گھر میں واحد کمانے والے شخص کی یہ حالت ہو تو گھر والے عید کیا منائیں۔ اس کی بیوی بھی محنت مزدوری کر کے گھر کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ ہم اس کے گھر پہنچے اور دو سو روپیہ نقد اس شخص کے بچوں کو عیدی دی اور بتایا کہ ہم اپنے امام کی ہدایت پر آئے ہیں۔ کافی دیر اس کے ساتھ بیٹھا باتیں کرتا رہا۔

ریلوے کیریج فیکٹری اسلام آباد کے ایک دوست نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں عید کے دوسرے دن ریلوے ہسپتال کے چالیس سے زیادہ احباب کی خدمت میں پھل تقسیم کئے۔ نیز بعض مستحقین کو عیدی تقسیم کی اور دو دن خصوصی اجتماعی دعائیں کی گئیں۔

چوک مسجد لطیف ربوہ سے ایک دوست نے بتایا ہے کہ وہ حضور کا ارشاد دربارہ عید الفطر پورا کرنے کے لئے ایک نواحی گاؤں گئے۔ بیس کے قریب بچوں سے قاعدہ یسرنا القرآن کا سبق سنا اور ہر بچے سے سبق سن کر اس کو عیدی اور مٹھائی دی۔ ان میں سے بیشتر بچے وہ تھے جو احمدی نہیں تھے۔ اس منظر کو دیکھ کر دل اللہ کے شکر سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انتشار اور خود غرضی کی شکار اس دنیا میں ہمیں ایک ایسا لیڈر عطا کیا ہے جو ہمارے لئے قدم قدم پر خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کے نئے سے نئے مواقع تجویز فرماتا ہے۔ اور ہمیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی راہوں پر لگا دیتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک!

گولی بازار ربوہ کے ایک دوست نے لکھا ہے کہ وہ عید کے روز چھ غرباء کے گھر گئے اور حضور کے ارشاد کی روشنی میں ان کو عید مبارک دی اور تحائف تقسیم کئے۔

ایک رضاکار واقف زندگی ربوہ سے لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے میں ایک ایسے گھر گیا جہاں پر چار یتیم بچے اور ان کے بوڑھے دادا دادی اور والدہ رہتے تھے۔ ایک ڈبہ مٹھائی کا بچوں کو دیا۔ چاروں بچوں کو گلے لگا کر عید کی مبارک باد دی اور فی بچہ ۲۰/- روپے عید کا دیا۔

اس کے بعد صدر محلہ کے پاس گیا ان کی ہدایت کے مطابق فضل عمر ہسپتال کے عقب میں واقع دو عیسائی گھروں میں گیا۔ تین ڈبے نصف نصف کلو مٹھائی کے لئے بچوں کو بلایا۔ عنایت مسیح کے بچوں کو گلے سے لگا کر عید کی مبارک باد دی اور ۲۰/- روپے بطور عیدی دیئے پھر قدرت مسیح کے بچوں سے بھی ملا۔ ان کو عید مبارک کہی۔ گلے سے لگایا۔ ڈبہ مٹھائی کا اور دس روپے بطور عیدی دیئے۔ اس کے بعد ایک نادار احمدی دوست کے گھر ان کو بھی مٹھائی کا ڈبہ بچوں سے عید ملی اور ۱۵/- روپے بطور عیدی دیئے۔ گھر واپس آکر پتہ چلا کہ گھر والوں نے مرغ پلاؤ پکایا ہے۔ میں نے ایک پلیٹ میں مرغ پلاؤ ڈالا اور ایک مستحق گھر میں چلا گیا اور ان کو مرغ پلاؤ دے کر آیا۔ پھر آکر خود کھانا کھایا۔ اللہ قبول کرے۔ ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا۔ یہ سب خلافت کی برکتیں ہیں اللہ کی رحمتیں ہیں جو خوشیوں کے عجیب در عجیب پہلو دکھاتی ہیں۔ اللہ ہمارے امام کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ:۔ صحیح بخاری کا مقام
صفحہ ۴ سے آگے

کی تالیف کی دھن میں لگے رہتے۔ اور یہ آپ کی حسن نیت کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی یہ جامع اسقدر مقبول ہوئی کہ آپ کی زندگی میں ہی نوے ہزار آدمیوں نے اسے آپ سے بلاواسطہ سنا اور اسی حسن نیت اور صحیح انداز فکر کا نتیجہ ہے کہ آپ کی تالیف آج بجا طور پر "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" ہے اور آپ نے اس کی تالیف میں جو غیر معمولی اہتمام کیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بے شمار لوگوں کا یہ قول ہے کہ امام بخاری نے گویا براہ راست حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض پا کر اسے جمع کیا ہے۔ ؎

"کان البخاری فی جمعہ
تلقی من المصطفٰی ما اکتسب"
(مقدمہ فتح الباری ص۴۹۱)

(باقی)

ایک گذارش

خاکسار اپنے والد مرحوم حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب فاضل کے سیرت و سوانح پر ایک کتاب ترتیب دے رہا ہے اگر آپ کے محبوں اور عزیز شاگردوں کے پاس آپ کا کوئی خط محفوظ ہو تو اصل خط یا اس کی نقل خاکسار کو عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ کتاب تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ کتابت ہو رہی ہے۔ اب صرف خطوط کا ایک باب زیر ترتیب ہے اس سلسلہ میں ہر ممکن مدد کے لئے میں احباب کا تہ دل سے ممنون ہوں گا۔

(نسیم سیفی معرفت وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ)

لجنات توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حضرت مولانا جلال الدین شمس مرحوم کی ایک پر معارف تقریر بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کتابی صورت میں شائع کی ہے۔ یہ کتاب تبلیغی نکتہ نظر سے بہت مفید ہے۔ لجنہ مرکزیہ نے بھی امسال شعبہ تعلیم کے نئے لائحہ عمل میں امتحان کے لئے بطور نصاب اس کتاب کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ تمام صدریں اپنی اپنی لجنہ کی تعداد کے مطابق کم از کم فی گھر ایک کتاب ضرور خریدیں۔ یہ کتب براہ راست دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے آرڈر بک کروانے پر فوری مل سکتی ہیں۔ ویسے اگر چند کاپیاں درکار ہوں تو دفتر لجنہ مرکزیہ سے بھی منگوائی جا سکتی ہیں۔ ضلعی لجنات بھی جملہ لجنات کو اس کتاب کے خریدنے کی طرف توجہ دلائیں

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ

سال ۸۴-۸۳ کے لئے نئے تجنید فارم آپ کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ پُر کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

۱۔ تمام کوائف مکمل اور صحیح ہوں اور خوشخط تحریر کئے گئے ہوں۔

۲۔ تمام خدام جن کا آپ کو علم ہے کو فہرست تجنید میں شامل کریں۔

۳۔ اُن افراد کی ایک علیحدہ فہرست مع نام و پتہ ضرور ارسال کریں جو اس سال

ا انصار اللہ میں شامل ہو گئے ہوں۔ ب: آپ کی مجلس چھوڑ گئے ہوں

ج آپ کی مجلس میں شامل ہوئے ہوں۔ د: اطفال سے خدام میں شامل ہوئے ہوں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالغنی صاحب سی/۱۴۵ بٹالہ کالونی فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ ۱۴/۲ محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ دس مرلے مرحومہ کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل بچے ورثاء میں سے ہیں۔ ۱۔ محمد انور ۲۔ محمد اصغر ۳۔ محمد اکرم ۴۔ حبیب اکبر پسران ۵۔ میسز اقبال دختر۔

لہٰذا استدعا ہے پلاٹ مذکورہ مندرجہ ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء)

شکریہ احباب

● میری والدہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی بدرالدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کی وفات پر بہت سے دوستوں۔ عزیزوں اور احباب کرام نے بڑی محبت کے ساتھ اظہار تعزیت کیا۔ خصوصاً افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و بزرگان سلسلہ نے جس ہمدردی اور شفقت کا ثبوت دیا اس کے لئے خاکسار کا دل ممنونیت کے جذبات سے معمور ہے۔ اس کے علاوہ اندرون ملک و بیرون ملک سے بذریعہ خطوط اور ٹیلی فون احباب نے اظہار تعزیت کیا۔ سب کا میں دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے خاص قرب میں جگہ عطا کرے۔ آمین!

(لئیق احمد عابد واقف زندگی۔ وکالت تبشیر ربوہ)

● ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ اسٹیم والی ٹینکی پھٹ جانے سے میرا داماد مسرت احمد فوت ہو گیا اور بروز اتوار میرا بیٹا محمد اسلم قمر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

بہت سے احباب نے بذریعہ خط اور خود آ کر میرے دل کو تسکین دی۔ میں ان احباب کا نہایت ہی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے میری اور میرے بچوں کی دلجوئی کی۔ آج تک خط موصول ہو رہے ہیں۔ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(مستری محمد رمضان مرزا تنگلی۔ لاہور)

پنجاب یونیورسٹی لاہور کی ایم اے ایم ایس سی کلاسز میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ایم اے و ایم ایس سی کلاسز میں داخلے شروع ہیں

انگریزی، عربی، فرینچ، فائن آرٹس، اسلامیات، فارسی، پنجابی، سوشل ورک، اردو، کیمسٹری M.A، M.B.A، اکنامکس، ہسٹری، صحافت، فلاسفی، سیاسیات، سوشیالوجی، لائبریری سائنس، اطلاقی نفسیات، باٹنی، زوآلوجی، جیالوجی، شماریات، جغرافیہ، فزکس ریاضی۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰ اگست ۱۹۸۳ء ہے۔

مزید معلومات راہنمائی اور داخلہ فارم کے حصول کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرمائیں۔

افتخار احمد ناگی ۵۷۔ فلیمنگ روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۶۶۷۷

(محمد احمد اشرف۔ دارالحمد ۱۳۴۔ اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور)

ضروری اطلاع برائے موصیان

خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی احباب کا غیر معمولی تعداد امسال اپنے فارم اصل آمد پُر کر کے دفتر وصیت میں بھجوا رہی ہے اور بہت سے موصی فارم اصل آمد کے لئے دفتر سے تقاضا بھی کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ موصی احباب کی خدمت میں بذریعہ اخبار الفضل اطلاع دی جاتی ہے کہ:۔

(ا) دفتر وصیت کی طرف سے موصیوں کی خدمت میں فارم اصل آمد ایک ترتیب کے مطابق بھجوائے جا رہے ہیں اور یہ کام دفتر کا عملہ بھرپور محنت اور کوشش کر کے انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ اگست ۸۳ء تک مکمل کر لے گا۔ اگر ۷ ستمبر تک کسی موصی یا موصیہ کو فارم اصل آمد موصول نہ ہو تو وہ دفتر کو فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو دوبارہ فارم اصل آمد ارسال کیا جا سکے

(ب) جن موصی احباب کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر دفتر وصیت میں موصول ہو رہے ہیں دفتر ان کے حسابات مکمل کر کے ۱۰ ستمبر کے بعد انہیں بھیجنا شروع کرے گا۔ البتہ اگر کوئی موصی یا موصیہ کسی وجہ سے اپنا سالانہ حساب ۱۰ ستمبر سے پہلے پہلے ضرور حاصل کرنا چاہتے ہوں تو ان کی طرف سے دفتر میں اطلاع موصول ہونے کے دس دن بعد انہیں سالانہ حساب بھجوا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں سال اوّل کے داخلوں کا آغاز مورخہ ۱۹ اگست سے ہو رہا ہے۔ ایف۔ ایس سی کے وہ طلبا جو اس سال داخلہ لینے کے خواہشمند ہیں مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں:۔

۴۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۲ ممتاز ہال لاہور ۳۱

مندرجہ ذیل اسناد اپنے ہمراہ لائیں:۔

(۱) میٹرک سرٹیفکیٹ (۲) ایف۔ ایس سی سرٹیفکیٹ۔ (۳) ڈومیسائل سرٹیفکیٹ (۴) این سی سی سرٹیفکیٹ۔ (۵) ۴ پاسپورٹ سائز تصاویر

مندرجہ بالا تمام دستاویزات اٹسٹڈ ہونی چاہئیں۔

(ریاض احمد جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن حلقہ انجینئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور۔ ۳۱)

دعائے مغفرت

میری بھاوجہ مسماۃ سردار بی بی صاحبہ زوجہ برادرم محترم چوہدری حیات محمد صاحب مرحوم ۷۳ سال کی عمر میں مورخہ ۲ اگست ۸۳ء بمقام نصیرہ آباد دستگیر کالونی کراچی میں مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳/۸۳ بعد نماز مغرب ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ تکمیل تدفین پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور سیکرٹری مجلس کارپرداز نے دعا کرائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ با اخلاق۔ صابر و شاکر اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چھ لڑکے۔ دو لڑکیاں۔ گیارہ پوتے۔ دس پوتیاں اور چار نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ بھاوجہ صاحبہ کی مغفرت فرما دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے اور جملہ پسماندگان کو صبر کی توفیق دے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین!

(منیر احمد عارف جامعہ احمدیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ اگست میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "عرفانِ الٰہی" از حضرت مصلح موعود مقرر ہے جس کی قیمت -/۶ روپے ہے تمام خدام اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ قائدین مجالس اور اضلاع خدام کو مطالعہ کتب کی طرف خصوصی طور پر متوجہ فرمائیں

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک تک ۱۰۰ فیصد بجٹ ادا کرنیوالی مجالس کی

دعائیہ فہرست

مندرجہ ذیل مجالس نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے بجٹ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصد ادا کر دیئے ہیں۔ ان مجالس کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی گئی حضور نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا "الحمد للہ، جزاھم اللہ احسن الجزاء" اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضلع جھنگ:۔ ٹھٹھہ سندراں ر رجوعہ، چاہ شریح والا

ضلع فیصل آباد:۔ جڑانوالہ، چک ۲۵ گ ب، ۲۶ ج ب، خورد کلاں۔ ۹۶ گ ب صریح۔ ۱۰۲ رب بڑھیوالہ۔ ۳۳ ج ب۔ ۴۰ گ ب ۵۲ گ ب ۶۰ شہنازپور، ۶۱ رب بیدبانوالہ ۶۲ شرقی ۸۲ ج ب ۸۹ ج ب رتن۔ ۱۰۵ دنگے، ۱۰۷ رب غربی۔ ۱۰۹ رب مسعود آباد۔ ۱۰۹ رب روڈے والا۔ ۱۰۹ گ ب نراتن گڑھ۔ ۱۲۱ ج ب گوکھووال۔ ۱۳۲ گ ب جوگندر سنگھ۔ ۱۳۹ رب گھمی۔ ۱۴۷ رب جوتیری۔ ۲۰۳ گ ب سمندری۔ ۲۰۹ رب اکال گڑھ۔ ماموں کانجن۔ ۲۱۹ رب گنڈا کھوہ۔ ۲۲۶ گ ب خانپور۔ ۲۶۱ رب اوھووالی۔ ۲۷۶ رب گوکھووال۔ ۵۶۵ گ ب

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔ ۴۲۶ ج ب۔ ۴۳۰ عاوہ۔ ۳۵۶ ج ب

ضلع سرگودھا:۔ چک ۳۵ جنوبی۔ ۴۶ شمالی۔ ۸۸ شمالی۔ ۱۰۴ جنوبی۔ اعوان آباد۔ گھوگھیاٹ۔ میانی۔ ضلع خوشاب:۔ خوشاب شہر۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ ایمن آباد۔ پیرکوٹ متصل احمد نگر، پنڈی بھٹیاں۔ نوشہرہ۔ دلاور چھچھ۔ موبلنگے۔ منڈی سکھیکی۔ احسن آباد۔

ضلع سیالکوٹ:۔ بھروکے کلاں۔ ترسکہ سیان۔ چھور۔ دولت پور۔ غوطہ فتح گڑھ۔ کوٹ کرم بخش۔ کلاسوالا۔ گھٹیالیاں کلاں۔ گھٹیالیاں خورد و شرقی۔ ملیانوالہ۔ مراڑہ فلز وال، کوٹ نینواں۔

ضلع گجرات:۔ بنگلہ ۱۸، اسلام آباد۔ بھلیر۔ چوکنانوالی۔ چک ۹ گربخش پورہ۔ دھوریہ۔ چک ۲۶ اسلام آباد۔ ڈنگہ۔ رسول کالج۔ سوک کلاں۔ کڑیانوالہ۔ کنجاہ۔ گھیٹر معین الدین پور۔ مکیانہ۔ نصیرہ۔

ضلع لاہور:۔ دارالذکر لاہور۔ پدری۔ رائے ونڈ۔ شاہدرہ ٹاؤن۔

ضلع شیخوپورہ:۔ بھوئیوالی۔ جھراں چکی آنہ۔ جھگڑ حاکم والا۔ چوڑا سگھر۔ ۴/۱ ساہیوالہ۔ ۱۰/۴۲ خورد، ۱۱۷ چھور۔ ۱۲۰ چیکی۔ ۱۲۳ اسانوالی بھیمر ڈیرہ داد پوترے۔ سیدوالا۔ شیروکے۔ شاہ کوٹ۔ کوٹلی چھور ۱۱۷۔ گھڑیال کلاں۔ نکانہ صاحب۔ داربرن۔ پٹیالہ۔ حضرت محمد جیون گورائیہ۔ چک ۹ رب متیایہ۔ سانگلہ ہل۔

ضلع راولپنڈی:۔ فاروقیہ۔ کہوٹہ۔

ضلع جہلم:۔ بھوچھال کلاں۔ پاکستان چپ بورڈ فیکٹری۔ چک جمال۔ متیال۔

آزاد کشمیر:۔ میرا بھڑکا۔ ضلع وہاڑی:۔ 19/B-W۔

ضلع ملتان:۔ باگڑ سرگانہ۔ چک ۹۱-P محمود پور۔ ۱۰۱/۱۵۷۔ ۱۲۴/۱۰۰-R سرائے سدھو۔

ضلع اوکاڑہ:۔ چک ۱/۵۹P۔ صدر گوگیرہ۔ میرک۔

ضلع ساہیوال:۔ ۷۲/۴۲R۔ ۱۲۸/۹۷۔ ۱۶۵/E-۵۔ ۵۵/۱۲۰۷۔ ۲۹/۱۱۰۷۔ ۳۷/۱۲۰۷

ضلع بہاولنگر:۔ ۵۶/۴۲R۔ ۱۶۹/۲R۔ ۱۸۴/۷R۔ ۲۱۳/۹R۔

ضلع بہاولپور:۔ اوچ شریف۔ ۸۴/۸R مہر فتح۔

ضلع رحیم یار خان:۔ بستی گندھارا سنگھ۔ ۶۵/P۔ ۱۴۴/۷۰P گاگھڑی۔ خانپور۔

ضلع مظفر گڑھ:۔ بیت دریائی۔ جتوئی۔ ۵۱۹/۲۰۵۸۔ ۱۵۱/۳۰۷

ضلع لیہ:۔ ۱۶۱/۲۰۵۸۔ ۲۲۶/۲۰۵۸۔ ۲۷۹/۲۰۵۸۔ ۳۴۷/۲۰۵۸

ضلع ڈیرہ غازی خان و راجن پور:۔ کوٹ قیصرانی۔ داجل۔

ضلع حیدرآباد:۔ ملڑی شاہ کریم۔

" نواب شاہ:۔ بھریا روڈ۔ دوڑ۔ دریا خان مری۔ قاضی احمد۔ گوٹھ بشیر محمد گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر۔

" تھرپارکر:۔ بستی نور۔ ۲۷۰ الف کاچیلو۔ محمد آباد فارم۔ نوکوٹ۔ نورنگر۔ نفس نگر۔

" لاڑکانہ:۔ لاڑکانہ شہر۔ ضلع خیرپور میرس:۔ گوٹھ فتح دینو۔

" سانگھڑ:۔ گوٹھ بشیر احمد۔ دمیہ بٹور۔

" سکھر و جیکب آباد:۔ سکھر شہر۔ پنوعاقل۔ شکارپور۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

کی دعا قبول کر کے ہلاکت خیز مصائب سے نجات عطا فرماتا ہے اور ایسے حالات پیدا کر دکھاتا ہے کہ وہی مصائب جن سے اسے اپنی ہستی کا لعدم ہوتی دکھائی دے رہی تھی کالعدم ہو کر رہ جاتے ہیں اور اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔ یہ بقائے فنا کا چولہ پہن کر مضطر یانہ دعاؤں کے نتیجہ میں ہی میسر آتی ہے اور یہی قبولیت دعا کا وہ راز ہے جس سے زمین و آسمان پلٹ سکتے ہیں اور نئی زمین اور نیا آسمان وجود میں آ سکتا ہے۔

بقیہ:۔ ڈاکٹر مظفر احمد صاحب

تدفین میں شامل ہوئے۔

حالاتِ زندگی

امریکہ کے پہلے شہید احمدیت محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ۱۹۴۶ء میں بہل پور ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ اسی طرح سے وفات کے وقت ان کی عمر ۳۷ سال تھی۔ شہید مرحوم کے والد محترم رشید احمد صاحب مرحوم تھے۔ قیام پاکستان پر شہید مرحوم کے والد محترم کی تعیناتی ڈوری ہائی سکول چونڈہ میں ہوئی۔ شہید کا بچپن یہیں گزرا۔ جہاں انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے میٹرک کا امتحان ڈی سی ہائی سکول چونڈہ سے نہایت اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ انہوں نے ۴۶ نمبر حاصل کئے۔ بعد ازاں وہ مرکز سلسلہ آ گئے اور تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ لیا۔ جہاں پر ایف ایس سی میڈیکل میں ۶۵۵ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن لی۔ اور ایم بی بی ایس کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ جہاں سے ۱۹۷۱ء میں انہوں نے ایم بی بی ایس پاس کر لیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد جنگ ۱۹۷۱ء میں آرمی میڈیکل کور میں شامل ہو گئے اور پتوکی کے قریب محاذ جنگ پر ایمرجنسی ڈیوٹی سرانجام دی۔ بعد ازاں بطور کیپٹن ڈسچارج کے ساتھ بطور رکیپٹن منسلک رہے۔ فوج میں کام کرتے کا دو سالہ عرصہ مکمل ہونے پر میو ہسپتال لاہور میں بطور رجسٹرار ANAESTHESIA ایڈہاک بنیادوں پر کام کرتے رہے۔ شہید مرحوم ۱۹۷۵ء میں عازم امریکہ ہوئے اور وہاں پر مختلف ہسپتالوں میں کام کرتے رہے۔ بالآخر وہاں پر FACA کا آخری امتحان بھی پاس کر لیا اور مشی گن ریاست کے شہر ڈیٹرائٹ میں کام شروع کیا۔ اپنی شہادت تک شہید مرحوم اسی ہسپتال میں کام کر رہے تھے۔

مرحوم کی شادی ۱۹۷۷ء میں محترمہ آسیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب بال آف سیالکوٹ سے ہوئی۔ مرحوم کی یادگار ایک بچہ غضنفر احمد ہے جس کی عمر صرف ۴ سال ہے۔ ان کی بیگم صاحبہ محترمہ اور ان کا بچہ ان کے ساتھ ہی رہائش پذیر تھے۔

دینی خدمات: امریکہ میں پہلے شہید احمدیت کا اعزاز حاصل کرنے والے محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہم دینی خدمات بجالانے کی سعادت ملتی رہی وہ جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل جنرل سیکرٹری اور علاقائی قائد تھے۔ ان دنوں امریکہ کے جلسہ سالانہ یعنی سالانہ کنونشن کے انتظامات میں ہمہ تن مصروف تھے۔

مرحوم کے چار دیگر بھائی اور دو بہنیں ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مرحوم سب سے چھوٹے تھے۔

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب ایم ایس سی ریسرچ آفیسر کراچی
۲۔ مکرم لطیف احمد صاحب ایس۔ ای واپڈا اسسٹنٹ ڈپٹی انجینئرنگ ایڈوائزر
۳۔ مکرم منور احمد صاحب ایم ایس سی نائیجیریا
۴۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب پتھالوجسٹ علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ
۵۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر نچھو کے ضلع سیالکوٹ
۶۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مظفر احمد صاحب پیرو چک ضلع سیالکوٹ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ان کے خون سے امریکہ میں احمدیت کے پودے کی جو آبیاری ہوئی ہے وہ جلد تر لہلہاتا ہوا تناور درخت بن جائے اور سب احمدیوں کو مرحوم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے داعی الی اللہ بننے کے میدان میں جان تک نچھاور کرنے کی توفیق عطا کرے آمین

احباب اپنے ریڈیو لائسنس جلد از جلد بنوالیں۔

(سب پوسٹ ماسٹر۔ سٹی پوسٹ آفس ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامور مقرر و مناظر اور نہایت مخلص و فدائی خادم سلسلہ

محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص و فدائی اور دیرینہ خادم نامور مقرر اور مناظر محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء کی رات ۱۱ بجے اپنے گھر واقع دارالرحمت غربی ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم کی عمر ۷۱ برس تھی۔ اگلے روز ۱۵ اگست کو بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موسمی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔ اہل ربوہ نے جنازہ اور تدفین میں کثیر تعداد میں شرکت کی۔ لائلپور کے کے بعض احباب بھی جہاں آپ لمبا عرصہ تک بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لاتے رہے تھے۔ ربوہ آکر نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔

مولانا مرحوم نے ۱۹۳۵ء میں تعلیم مکمل کر کے بطور واقف زندگی تبلیغی جہاد کے میدان میں قدم رکھا اور آخر دم تک خدمت سلسلہ سے وابستہ رہے اس طرح مسلسل ۴۸ سال تک خدمات دین میں مجاہدانہ شان اور عزم کے ساتھ مصروف عمل رہے۔ ابتداء میں یوپی اور لکھنؤ وغیرہ کے علاقوں میں مناظرے کیے تقسیم ملک کے بعد پاکستان میں فیصل آباد میں عرصہ تک مربی سلسلہ رہے۔ ۱۹۵۳ء کے پُر آشوب حالات میں وہیں مقیم تھے۔ یہاں پر محترم مولانا مرحوم کی اعلیٰ کارکردگی کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاندار الفاظ میں سراہا۔

مرحوم نے شعبہ زود نویسی میں بھی کام کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقاریر و خطبات مرتب کرتے رہے۔ کچھ عرصہ روزنامہ الفضل قادیان کے عملہ ادارت میں بھی شامل رہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی عمارت کی تعمیر اپنی نگرانی میں کرائی اور ابتدائی تعلیم جاری کی۔ مولانا مرحوم کی ایک اہم خدمت ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرتب کرنا ہے۔ آپ نے ملفوظات کی جلد چہارم تا جلد دہم یعنی سات جلدیں مرتب کر کے ایک عظیم تاریخی خزانہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔ آخری عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اردو نظموں کا پنجابی ترجمہ بھی کیا۔ مرحوم صاحب تصنیف بھی تھے۔ انہوں نے عیسائیت کے خلاف ایک کتاب "خلیل احمد" کے نام سے لکھی اس میں واقعاتی قصہ کے رنگ میں کہانی بیان کر کے عیسائیت کے خلاف دلائل مرتب کیے گئے تھے۔ مرحوم نے فرقان فورس میں بطور انسٹرکٹر بھی کام کیا اور جنگ میں بھی حصہ لیا۔ آخری وقت میں بطور انچارج رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد میں کام کر رہے تھے اور بیماری کی وجہ سے رخصت پر تھے۔ قریباً ایک سال سے بیمار تھے مگر اپنے فرائض بھی ادا کرتے رہے ایک ماہ قبل پھیپھڑوں پر انفکشن کا شدید حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکے۔

خلافت کے انتہائی فدائی، مخلص اطاعت گزار اور صبر و قناعت کا مجسمہ تھے۔ آپ کی اولاد میں سے پانچ صاحبزادے زندہ ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مکرم محمد نفیس صاحب۔ منیجر حبیب بنک ربوہ۔ مکرم محمد انیس صاحب لاہور۔ مکرم محمد ادریس صاحب لاہور۔ مکرم محمد رئیس احمد صاحب درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ۔ مکرم محمد جلیس احمد صاحب ربوہ۔ مرحوم کی سب صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا مرحوم کو اپنے فضل سے اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں آپ کے درجات بڑھاتا چلا جائے اور آپ کی اہلیہ محترمہ، صاحبزادوں، صاحبزادیوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بہاولپور وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ابن چوہدری رحمت علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور بتاریخ یکم اگست ۱۹۸۳ء اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم نے گزشتہ دو تین سال کا عرصہ طویل اور صبر آزما بیماری میں گزارا بالآخر اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ جماعت احمدیہ بہاولپور کے دیرینہ خدام میں سے تھے اور ابتدا سے ہی ایک خادم کی حیثیت سے جماعت کی خدمت بجا لاتے رہے اور مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ عرصہ چھ سال سے آپ جماعت احمدیہ بہاولپور شہر و ضلع کے امیر تھے۔ آپ نے انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ جماعت کی خدمت کی۔ آپ کو جماعت اور خلافت سے حد درجہ عشق تھا اور اپنی بیماری کے دوران بھی جماعتی کاموں میں مصروف رہتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آپ نے اپنے لواحقین میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے چوہدری محمود احمد ہیں۔ مرحوم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کے بڑے بھائی ہیں۔

یکم اگست کو مرحوم کی میت ربوہ لائی گئی جس کے ساتھ ان کے خاندان کے افراد کے علاوہ جماعت احمدیہ بہاولپور کے افراد بھی تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد از نماز عشاء مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جس میں احباب کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ تدفین کے بعد مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(عبدالخالق خالد۔ جماعت احمدیہ بہاولپور)

تعلیم الاسلام کالج میں تقریب یوم آزادی

مورخہ ۱۴ اگست تقریبات یوم آزادی کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں علی الصبح قومی پرچم لہرایا گیا۔ عمارت کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور قومی پرچموں سے سجایا گیا۔ صبح آٹھ بجے سے دس بجے تک تمام اساتذہ، کارکنان اور طلباء کا ایک خصوصی اجلاس جناب پرنسپل صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب، مکرم پروفیسر منور الیس خالد صاحب، اور مکرم پروفیسر ممتاز حسین صاحب نے روشنی ڈالی۔ پروفیسر میاں حبیب الرحمان ساحر اور پروفیسر مبارک احمد عابد نے خاص اس موقع کے لئے کہی گئی اپنی نظمیں سنائیں۔

آخر میں خوشی و مسرت کی اس تقریب کے موقع پر طلباء میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ رات کو عمارت پر چراغاں کیا گیا۔

ذخیرہ شدہ اجناس گندم

چاول چنے اور دالیں وغیرہ کے اناج دشمن کیڑوں مثلاً کھپرا سری کی مکمل تلفی کیلئے مؤثر گولیاں مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہیں۔

فون نمبر ۴۱۴ قمر احمد عطاء

۵/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ

(نزد مسجد بشیر)

ضرورت ہے

مرکز میں مکان کی دیکھ بھال کیلئے ایک نگران کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات رجوع فرمائیں۔ مناسب اجرت دی جائیگی

حکیم عبدالواحد دفتر اصلاح وارشاد مقامی۔ ربوہ

شیراز شاپنگ سنٹر

اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز

ریلوے روڈ ربوہ

ماربل چپس، ٹائلز، پلائی وڈ، ہارڈ بورڈ، چپ بورڈ، فارمیکا اور ہر قسم کا معیاری پائپ مثلاً جی۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ پی۔ وی۔ سی سیمنٹ پائپ وغیرہ نیز ہر قسم کا عمارتی ضرورت کا سامان حاصل کرنے کیلئے ہم سے ملیں